بائبل مقدس: تلاشِ معتبر

زیر نظر کتابچے میں جناب شیخ محمد حفیظ نے مسیحی اشاعت خانہ- لاہور کی شائع کردہ ایک کتاب "تلاشِ معتبر" کے چند دعووں کا جائزہ لیا ہے۔ مکالمے کی تلقین، بائبل مقدس کیا ہے؟، تکمیل شدہ پیش گوئیاں، سچے الہام کی پرکھ، اخلاقی تعلیمات، تحریف کا مسئلہ، قرآن حکیم اور تصدیق تورات و انجیل، خدا کے شریک بنانا، دعوت مفاہمت اور دین سے انحراف کے متنوع عنوانات اور متعدد دوسرے ذیلی عنوانات کے تحت "تلاشِ معتبر" کے اقتباسات پیش کرکے ان پر گفتگو کی گئی ہے۔

جناب شیخ محمد حفیظ کے بقول انہوں نے اس کتابچے میں بائبل کے بارے میں سچائی پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ "اگر سچائی سے پڑھ لوگوں کے جذبات کو ٹھیس لگے تو وہ اپنے دل کو ٹٹولیں کہ یہ سچائی کڑوی کیوں ہے۔ اس میں ہمارا قصور صرف اتنا ہے کہ ہم نے سچائی پیش کردی (دیباچہ، ص ۴)۔"

جناب مصنف اپنی تحقیق میں اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ "کتاب مقدس" کی مختلف کتابوں اور ان کے زمانہ تالیف کے بارے میں مختلف مسیحی فرقے مختلف الرائے ہیں۔ "پرانا عہد نامہ" حضرت عیسیٰ کے اس دنیا سے اٹھ جانے کے تقریباً ۷۰ سال بعد مرتب ہوا تھا اور "عہد نامہ جدید" کی اناجیل اربعہ "کم از کم پچاس سے سو سال بعد لکھی گئی تھیں۔" نئے عہد نامے کے جو دو لاکھ قدیم نسخے محفوظ ہیں، یہ موجودہ ترتیب کے مطابق مکمل نہیں اور ان میں سے کوئی اپنے زمانہ تالیف کا نہیں، صرف چند ایک چوتھی صدی کے ہیں۔ مزید براں "کتاب مقدس" کے مختلف اجزاء کے درمیان تضادات ہیں، اخلاقی اعتبار سے متعدد واقعات قابل گرفت ہیں۔

"کتاب مقدس" کے بارے میں اسلام کا رویہ کیا ہے؟ جناب مصنف نے اپنی بحث کا اختتام ان الفاظ پر کیا ہے:

> قرآن حکیم یہودیوں اور عیسائیوں کی کتابوں کا ذکر کرتے ہوئے اس بحث میں پڑنا نہیں چاہتا کہ ان میں کون سی مستند ہے اور کون سی نہیں۔ متفقہ اسلامی نقطہ نظر یہ ہے کہ قرآن حکیم الہام اور وحی اور اصل احکامات کی تصدیق تو کرتا ہے، مگر موجودہ کتابوں کو رسول اللہؐ کی ایک حدیث کے مطابق "نہ تو مکمل رد کرتا ہے نہ مکمل قبول"، البتہ "بائبل مقدس" کا احترام ہم اس لیے کرتے ہیں کہ اس میں نبیوں کی باتیں ہیں اور اس لیے بھی کہ یہ دوسرے مذاہب کی مذہبی کتابیں ہیں، اور قرآن حکیم ہمیں اس کی تعلیم دیتا ہے۔

جناب مصنف نے اپنا نقطہ نظر کھل کر لکھا ہے۔ زبان سادہ ہے، مگر کتابت کی اغلاط بہت زیادہ ہیں۔ بعض الفاظ (مثلاً نکلے گا، ملیں گے) جوڑ کر لکھے گئے ہیں جو درست نہیں۔ صفحہ ۱۷ پر جناب مصنف نے "صحیح بات کیا ہے؟" کے زیر عنوان لکھا ہے:

> یسعیاہ کی پیش گوئی میں ایک "دوشیزہ" کا ذکر ہے، کنواری کا نہیں۔ اب موجودہ زمانے میں بائبل کے بہت سے ترجموں میں یسعیاہ میں دوشیزہ ہی لکھا جاتا ہے، مگر متی میں کنواری---(ص ۱۸)

اُردو لغت میں "دوشیزہ" اور "کنواری" مترادف الفاظ ہیں۔ مصنف کے ذہن میں ان کے درمیان کیا فرق ہے، واضح نہیں ہوتا؟

۴۶ صفحات کا یہ کتابچہ کارڈبورڈ کی سادہ سی جلد سے مزین ہے، اور "انٹرفیتھ پبلشرز، ۵-۳۔ گلی نمبر ۶۳، ایف ۷/۳-اسلام آباد" سے چالیس روپے میں دستیاب ہے۔

(ادارہ)

لمحۂ فکریہ

جناب عبدالرشید ارشد کے اس کتابچے کا پورا عنوان ہے: "اسلامی جمہوریہ پاکستان میں اسلامی تعلیمات اور اسلامی اقدار پر آزادی و حقوق نسواں کی آڑ میں نام نہاد مسیحی سماجی اداروں کی نشتر زنی۔ مسلمانوں کے لیے لمحہ فکریہ" مؤلف نے آزادی نسواں کے نام پر کام کرنے والی ایک غیر سرکاری تنظیم -"شرکت گاہ"- کے "خبر نامہ" اور اس کی شائع کردہ کتابوں سے اقتباسات دے کر اپنا نقطہ نظر بیان کیا ہے۔ کتابچہ ایک عام پاکستانی مسلمان کے جذبات کا عکاس ہے۔ جناب مؤلف نے اپنے "مقدمے" میں لکھا ہے:

> اقلیتوں کے وجود سے کوئی ملک خالی نہیں ہے، کسی ملک میں مسلمان اقلیت میں ہیں تو کسی میں عیسائی، یہودی، ہندو، بدھ، پارسی اور سکھ وغیرہ ہیں۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان دوسری طرز کی جمہوریہ ہے جس میں اکثریت کا مذہب اسلام ہے۔
>
> ہر ملک کی یہ قانونی اور اخلاقی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ ملک میں آباد اقلیتوں کو ہر طرح کے تحفظ کی ضمانت دے۔ اسی طرح ہر ملک کی اقلیتوں کی قانونی اور اخلاقی ذمہ داری ہے کہ وہ اکثریت کے دین، مذہبی عقائد و رسوم اور مروجہ ملکی قوانین کا احترام کریں۔ اپنے دستوری تحفظات سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش نہ کریں۔